سوال

جنگل میں نماز قصر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ جماعت کی صورت میں جنگل میں گئے تو کیا ہمارے لئے نماز کو قصر اور جمع کی صورت میں ادا کرنا جائز تھا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آپ لوگ جنگل میں اس قدر دور چلے جائیں کہ وہ سفر شمار ہو تو جمع اور قصر کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے بلکہ قصر کرنا پوری نماز پڑھنے سے افضل ہے قصر کے معنی یہ ہیں کہ ظہر عصر اور عشاء کی نمازوں کی دو دو رکعات پڑھی جائیں باقی رہی جمع تو اس کی رخصت ہے کہ جو چاہے ظہر عصر کو اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لے اور جو چاہے ان نمازوں کو الگ الگ پڑھے اور اگر مسافر نے اقامت اختیار کر رکھی ہو اور وہ ہشاش بشاش بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ جمع کو ترک کر دیا جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع کے موقعہ پر منیٰ میں مدت اقامت کے دوران نمازوں کو قصر تو کیا لیکن جمع نہیں کیا ہاں البتہ ضرورت کے پیش نظر عرفہ اور مزدلفہ میں جمع کر کے بھی نمازوں کو پڑھا ہے اور جب مسافر کسی جگہ چار دن سے زیادہ اقامت کا ارادہ کرے تو پھر احتیاط اس میں ہے کہ وہ قصر نہ کرے بلکہ رباعی نمازوں کی چار چار رکعات ہی پڑھے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے لیکن اگر اقامت چار دن یا اس سے کم مدت کے لئے ہو تو پھر قصر کرنا افضل ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص520

محدث فتویٰ